

38068- فجر سے قبل کھانا پینا کرنا بدعت ہے اس پر اعتراض صحیح نہیں

سوال

سوال نمبر (12602) کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کر دینا بدعت شمار ہوتا ہے، میں نے بخاری شریف میں ایک حدیث دیکھی ہے جسے انس نے بیان کیا ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، میں نے سوال کیا کہ سحری اور اذان کے درمیان کتنا وقت تھا تو انہوں نے فرمایا پچاس آیات تلاوت کرنے کے لیے کافی تھا پچاس آیات پڑھنے میں پانچ سے دس منٹ صرف ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ، تو پھر فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنا بدعت کیسے ہوگا؟

پسندیدہ جواب

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ انس بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے کہا اذان اور سحری کے مابین کتنا وقت تھا، انہوں نے کہا پچاس آیات کا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1921)
تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری کا وقت اذان سے اتنی دیر قبل تھا، اس میں یہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ شروع کیا اور فجر سے اتنی دیر قبل کھانا پینا بند کر دیا۔

سحری کے وقت اور کھانا پینا بند کرنے کے وقت میں فرق ہے اور الحمد للہ یہ واضح ہے، جیسے آپ کہیں کہ: میں نے فجر سے قبل دو بجے سحری کی، تو اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ نے اس وقت روزہ شروع کیا ہے بلکہ یہ تو صرف سحری کھانے کے وقت کی خبر ہے۔
اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سحری دیر سے کھانی مستحب ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ فجر سے کچھ مدت قبل کھانا پینا بند کرنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو روزے رکھنے والے کے لیے کھانا پینا مباح قرار دیا ہے جب تک اسے طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿قَدْ كُنْتُمْ كَافِرِينَ ۝۱۸۷﴾ البقرة (187)

ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں کہا ہے :

تو اللہ تعالیٰ نے روزوں میں رات کے شروع سے لیکر طلوع فجر تک جماع، کھانا پینا مباح قرار دیا ہے پھر رات تک روزہ پورا کرنے کا حکم دیا۔ اھ

دیکھیں احکام القرآن للجصاص (265/1)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاؤ پینو کیونکہ وہ طلوع فجر سے قبل اذان نہیں کہتا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1092)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ہمارے اصحاب وغیرہ علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ سحری کرنا سنت ہے اور سحری میں دیر کرنا افضل ہے اس کی دلیل صحیح احادیث میں ملتی ہیں اور اس لیے کہ ان دونوں میں (یعنی سحری کھانا اور سحری دیر سے کرنا) روزے کے لیے مدد و معاون ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں کفار کی مخالفت ہے۔ اور روزے کا محل دن ہے اس لیے افطاری میں دیر اور رات کے آخر میں سحری کرنے سے رکنے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔ اھ

دیکھیں : المجموع (406/6)

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میں بعض تفسیر میں یہ پڑھا ہے کہ روزے دار کو اذان فجر سے تقریباً بیس منٹ قبل کھانا پینا بند کر دینا چاہیے اسے احتیاطی امساک کا نام دیا جاتا ہے، تو رمضان المبارک میں امساک اور اذان کے مابین وقت کی مقدار کیا ہے ؟

اور مؤذن جب الصلاة خیر من النوم کہہ رہا ہو اس وقت کھانے پینے والے کا حکم کیا ہوگا کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

روزہ دار کے لیے امساک اور افطاری کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو﴾۔ البقرة (187)

لہذا طلوع فجر تک کھانا پینا مباح ہے اور اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کے لیے حد مقرر کی ہے یہی وہ سفید دھاگہ ہے لہذا جب فجر ثانی ظاہر ہو جائے تو کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی دوسری اشیاء حرام ہو جاتی ہیں، جو اذان سنتے ہوئے پانی پی لے اگر تو یہ اذان طلوع فجر ثانی کے بعد ہو رہی ہے تو اس کے ذمہ قضاء ہوگی اور اگر اذان طلوع فجر سے قبل ہے تو اس کے ذمہ قضاء نہیں۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (284/10)

شیخ ابن بار رحمہ اللہ تعالیٰ سے فجر سے پندرہ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنے کا وقت مقرر کرنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا :

میرے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ کتاب و سنت تو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ طلوع فجر کے وقت امساک یعنی کھانا پینا بند ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو﴾۔ البقرة (187)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ :

(فجر دو قسم کی ہے : وہ فجر جس میں کھانا پینا حرام اور نماز ادا کرنی حلال ہو جاتی ہے ، اور وہ فجر جس میں نماز (یعنی فجر کی نماز) حرام ہوتی ہے اور اس میں کھانا حلال ہے)۔

اسے ابن خزیمہ اور امام حاکم نے روایت کیا اور دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ بلوغ المرام میں موجود ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

بلاشبہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیں۔

راوی کہتے ہیں : ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کر دی تم نے صبح کر دی۔ متفق علیہ۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن باز (281/15)

واللہ اعلم۔